(رجسٹرڈ ایل نمبر ۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب
قیمت سالانہ پیشگی للعہ

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب
قیمت سالانہ پیشگی ۱۲ر

نمبر ۴۴ قادیان دارالامن والامان ۲۴ نومبر ۱۸۹۹ء جلد ۳

نور دین

یہ ایک قابل قدر خط کا عنوان ہے جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اور جس کو ہمارے محسن و مخدوم حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب ایدہ اللہ بروح القدس نے مولوی ...... صاحب کے نام لکھا ہے [illegible] خدا کی [illegible] [illegible] کی مخالفت [illegible] کو بھی [illegible] اعتراض کی حقیقت معلوم ہو جاوے [illegible] حضرت حجۃ اللہ [illegible] جناب مسیح موعود علیہ السلام [illegible] پر کیا تھا۔

چونکہ یہ گرامی نامہ بہت سے شکوک کو دفع کرنے والا اور تاریکی کے فرزندوں کو نور ہدی دکھانے والا ہے اس لیے ہم اسکا نام نور دین ہی رکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس خط کے ذریعہ وہ غرض پوری کرے جس کو ملحوظ رکھ کر ہمارے مخدوم نے اس کو لکھا ہے۔

ایڈیٹر

برادرا با ساقی کنز حق آشکار
چون [illegible] تخم بدکار

مولوی صاحب مکرم معظم مولوی کرم دین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کو معلوم ہو گا کہ راقم بھی ابتداء [illegible] کر اپنی عمر کے بہت [illegible] حصہ تک [illegible] ان علماؤں کو دیکھتا [illegible] بلکہ ان کو اب تک دیکھتا ہے جنکا سرمایہ فخر و امتیاز نہایت ہی محدود کتابیں اور تھوڑا سا محدود علم ہے بلکہ اگر آیۃ کریمہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے لحاظ پر ان کا امتحان لیا جاوے تو ان کو عالم کہنا اور ان کے چند طومات کو علم سمجھنا صحیح نہیں۔

ان کی شامت اعمال سے ان کو ابتدا ہی میں ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا پڑھایا گیا اور یہ خود بھی پڑھاتے ہیں ضارب کی مبتدیانہ لیاقت اور سکت ان میں کہاں تھی کہ کہتے اَنَا ضَارِبٌ آخر نامردی سے بول اٹھے فَھُوَ ضَارِبٌ۔

آپ کو مجھ سے محبت ہے اور مجھے آپ سے اخلاص۔ پس اگر میں یہاں یہ فقرہ لکھ دوں کہ آخر آپ نے بھی مرزا صاحب [illegible] اور آپ کے صداقت [illegible] پر غور کرنے [illegible] کی [illegible] ضارب [illegible] انا ضارب [illegible]۔

تعجب ہے [illegible] ہوشیار نوجوان اور [illegible]

آ گئے اور ذرہ بھی خیال نہ کیا کہ ایک طرف ایک عظیم الشان دعوے کا مدعی اپنی تحریرین یا مثیل کے حوالہ سے پیش کرتا ہے اور دوسری طرف ایک ملا صاحب اس کی تکذیب کرتے ہین پس ہمین کم سے کم مناسب ہے کہ نقل کی تصحیح تو کرلین۔

علم مناظرہ کے ابواب مین آپ صاف پائین گے کہ نقل کے لیئے تصحیح کافی ہے آپ تصحیح نقل کر لیتے تو آپ کو وہ سخت کھٹکا کا صدمہ نہ پہونچتا۔

جناب من جس باب سے علوم کی ابتدا ہوئی ہے اس مین ضرب یا قتل لفظ [illegible] [illegible] [illegible] لئے تو اَلضَّرْبُ زدن وَالْقَتْلُ کشتن ہی سیکھا پس سیکھنے لیئے الف بے سے اُنھون نے یا تک کیا کیا سیکھا ہوگا۔

مجھے یاد ہے کہ مین جب کم عمر تھا ایک میرے پنڈ دادن خانی دوست نے بڑے فخر اور طمطراق مین آ کر اور بقدر عقل خود عمدہ بات خیال کرکے مجھے کہا کہ مینے ایک صرف ہوائی کی یا بہائی کی ایک شرح پیدا کی ہے اس کا نام (مجھی) ہے اور مجھی پشتو مین بُر کو کہتے ہین جسے عام پنجابی لوگ تنبوڑی اور مہذب لوگ زنبور کہتے ہین یہ نہایت عمدہ حاشیہ ہے بات بات پر اعتراض کرتا ہے واہ کیا خوبی ہے۔

جناب من وہ شرح یا اس کی اور اخوات اُن کی معراج کا پہلا زینہ ہے جس کی سدرۃ المنتہی کا نتیجہ سلیمان کی غایت المرام بھی ہے نہایت کہ ابد سنا ہے کہ اس کا اور کافیہ بھی شائع ہوا ہے غالباً وہ اُن کا نزول ہوگا۔ والا فلیس للغایۃ نہایۃ

ہان میری اس تحریر پر وہ اعتراض کرسکتے ہین مگر جناب فہم والے انشاءاللہ تعالی سمجھ بھی لین گے کہ ہیچ نیست واعتراض ہیچ نیست

ایام طالب علمی مین بمقام رامپور (روہیلکھنڈ) طلبہ موجودہ سے سوال کیا گیا کہ میرزاہد رسالہ اور میرزاہد امور عامہ بل ملا جلال جو تعلیم مین ہین کس علم کی کتابین ہین تو ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے۔ یہ صرف خیالی باتون مین جھگڑے والے کیا کہتے الضرب زدن پر پہونچانے کی سکت تھی

مولانا ان کی بدقسمتی سے یا ان کے ابتلا کے لیئے ان کے محتاط اور پسندیدہ اُن کتابون مین جنکو یہ قرآن کریم کی جگہ یاد کرتے ہین بلکہ میرے ایک [illegible] [illegible] دوست نے ذکر کیا کہ ان کے ہم نشست نے اسی ایک متن کی شرح پر چالیس حواشی کو سبقاً سبقاً پڑھ کر اناولا غیری کا عمدہ حاصل کیا سبحانک اللھم لا الہ غیرک۔

قرآن کریم کے مخالف لفظ کلمہ کی تعریف کی گو نکلی ان لیصطلح کا عذر اس کے لیئے گھڑا جاویگا مگر اذا جاء نہر اللہ بطل نہر معقل اور وہ تعریف قرآن مجید کے مخالف۔ احادیث صحیحہ کے مخالف۔ عامہ اہل اسلام کے مخالف۔

کلمہ کو لفظ مفرد کہا ہے جو صدق کا محتمل نہین ہوسکتا۔ اور قرآن کریم فرماتا ہے تمت کلمت ربک صدقا اور رسول رؤف رحیم کا ارشاد ہے اصدق کلمۃ قالہا لبید الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل۔ پھر عامہ مومنین کا سچا اور پکا قول ہے جب ان کو کہا جاوے پڑھو کلمہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے اور پڑھتے ہیں

بہر حال قرآن مجید کو ترک کرکے کہان سے کہان جا پہونچے۔ قرآن کی تفسیر بیضاوی سوا پارہ یا سوا سیپارہ عمل کے لیئے نہین بل اس لیئے کہ اس سے علم ادب کے نکات مین پڑھ لیتے ہین۔

جناب من مینے جب سے حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود و مرسل یزدانی ملہم ربانی مرزا غلام احمد قادیانی سلمہ اللہ کا دامن پکڑا ہے مجھے ان لوگون کے مقابلہ پر لکھنے کے لیئے میرے دوست اور احباب نے بارہا مجھے ایماء اور بالآخر صریحاً کہا کہ تو بھی کوئی کتاب لکھ بلکہ بعض ہمارے آشناؤن نے سخت الفاظ سے بھی کہا۔

کل کی بات ہی جب آپکا خط مجھ مولانا الامام علیہ السلام نے دیا تو میرے قابل قدر دوست نے بلند آواز سے فرمایا نور الدین کب لکھیگا اور کب صاحب خط کو جواب ملیگا اس وقت میرے دل پر جو گذرا اس کا اظہار و لسان کا کام نہین وہ میرے مولی کریم کو معلوم ہے۔ کچھ اپنی ہر کچھ اپنے ملاؤن پر عمل کرکے خاموش ہوگیا لکل امرء ما نوی۔

میری خاموشی کا باعث کچھ تو میری کم مایگی کچھ جوش شدید کا عطا نہ ہونا کہ مجھے مجبول ہوکر کام کرنا پڑے اور بڑا سبب یہ ہے کہ انکا جواب وہی (مچھی) کیسی بہت کتابین لکھوانا ہے یہ لوگ ہمیشہ بہادری مین پھنسنا پسند کرتے ہین اور اسی مین خوش ہین۔

غور کرلو۔ گو صرف ونحو ضروری ہین مگر مبادی۔ پھر نہایت خطرناک منطق ہین کہ جو کچھ ہے سو ہے مگر مبادی مین سے۔ اگر مینے کہا بھی تو یہ مبادی کو غایت پر ناپسند کرکے وقت کو تباہ کرینگے۔

ما معد من اللہ تو معذور ہے اس کی باتین نرالی وہ تو اس جماعت کا انسان ہے جو یفعلون ما یؤمرون آخر جناب نے بھی مبادی سے سخت کھٹکا کی ذقت اٹھائی۔ آپ سوچئے کہ لو فرضنا بفرض محال اوفرض غیر صحیح حوالہ غلط ہے تو اصل بات کیا ہے ایاتا و بل الہام مین ملہم کو غلطی ہوئی ہو یا نہین جس کا پتہ ذہب وھلی

اور سفر حدیبیہ ہو لگ سکتا ہے۔

مولوی صاحب! آج کل تو فتن دجال کے باعث بائبل ہر ضلع میں مل سکتی تھی آپ نے تاریخ کی دوسری کتاب کا اٹھارہ ان باب دیکھ لیا ہوتا تو جناب کو کمثل الصبح معلوم ہو جاتا - کہ یہ سلیمان کا اعتراض من سلیمان ہے یا نہیں۔

کیا خوب ہے جو شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فوز الکبیر میں یہود کے حالات لکھتے ہوئے ان علماء پر متوجہ ہو کر فرماتے ہیں اگر خواہی کہ نمونہ او علماء سو کا بہم اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تو انکو اور ان کے علماء کو نصوص وین لقب سے ملقب فرماتے ہیں۔

جناب نے گو امام الوقت مسیح الزمان لکھ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھا مگر مرزا صاحب کے الفاظ مرسل یزدانی اور ان کے مریدوں کے واقعی نہ بطور استعارہ ومجاز بل حقیقت کے طور پر مرسل یزدانی تو جناب نے خود ہی استعارہ ومجاز کے نیچے لانا پسند فرما کر کہا ہے کہ کیوں ایسے دھوکے کے الفاظ استعمال میں لائے جاویں۔

جناب من بضلّ بہ کثیرا تو اس کتاب کی بھی صفت ہے جو اختلاف مٹانے کو نازل ہوئی۔ اور جس کا نام نور - ہدایت - رحمت - فضل - شفا ہے۔ پس اگر نافہم ابتلا میں پڑے تو کیا حرج ہے کیا حتی یمیز الخبیث من الطیب ضروری نہیں - عبودیت کا اقرار جو ہمارے سید و مولیٰ خاتم النبیین رسول رب العلمین صلی اللہ علیہ وآلہ الیٰ یوم الدین نے فرمایا وہ واقعی اور سچا اور بجا تھا جیسے ایک ماموز من اللہ کا مجدد و مرسل یزدانی ہونا سراسر حق اور حقیقت پر مبنی ہے مرسل یزدانی کا کہنا خود توحید کا اقرار ہے۔

اس طعن کے بعد کہ مرسل یزدانی کہنا دھوکا دہی ہے حالانکہ خود حضرت مرزا صاحب اپنے آپکو مرسل من اللہ یقین کرتے ہیں - پھر آپ فرماتے ہیں کہ آپ کی تصنیف کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں یہ ہے العجب۔

آپ کی رویا میں اول ظالموا انفسہم ہے جو آپ اب اسی لفظ کو قرآن میں ایک جگہ ملاحظہ فرماویں۔ ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ۔ الآیۃ

رویا اور خواب پورا صاف بھی نہیں کیونکہ اس کا بہت حصہ آپ کے فہم میں نہیں آیا۔ اور اس کی مباین وہ رویا صالحہ بکثرت اور طیبین کی موجود ہیں جن کو بطور مشتے از خروارے بسبیل ڈاک روانہ کرتا ہوں۔

آپ اپنی رویا کو اس سے مقابلہ دو۔

پھر آپ نے سیاہ رنگ بھیڑیں دیکھیں ہیں جو قادیان کی طرف جاتی ہیں اور وہ عذاب ہی جو قادیان کی طرف چلا جاتا ہے۔

مولانا اول تو بھیڑیں سیاہ گوہ (قذر) کھانے والی اور پھر دو قادیان میں نہیں - قادیان کی طرف انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھ لیں گے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا - مگر مولانا قادیان کی طرف تو راستہ میں بہت سارے اعداء بھی موجود ہیں ہم نے مانا کہ وہ عذاب ہی مگر قادیان میں نہیں بلکہ قادیان کی طرف غالباً لاہور اور بٹالہ راستہ میں ہے وہاں کسی پر گرے۔

اگر جناب پسند فرماویں تو میرا منشا ہے کہ آپ اس رویا کو بذریعہ اشتہار شائع فرماویں اس اشاعت کا نتیجہ انشاء اللہ بہت عمدہ ہوگا اور غیب تو وہی عمدہ ہوتا ہے جو لکھ کر عام طور پر سامنے کیا جاوے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ام عندہم الغیب فہم یکتبون۔

آپ کی رویا شائع کی جاوے تو آپکو پتہ لگے کہ پیشگوئیوں کا پھیلنا کیسا امر ہے

اب میں پھر آپ کے سخت کلمہ کے باعث پر توجہ کرتا ہوں۔ جناب کو شاید بائبل نہ ملے اس لئے باب نقل کر کے خدمت میں روانہ کرتا ہوں ذرہ غور کرو کہ وہ بعل کے نبی تھے یا خداوند کے اور وہ روح خدا تعالیٰ کی حضور سے پروانگی لے کر ان انبیاء کے پاس آئے تھے یا بعل سے پھر اس راستباز نبی نے بھی پہلے انبیاء کی نام سے ہاں ملائی تھی یا نہیں - پھر اگر آپ کی تسلی نہ ہو تو جناب مجھے براہ راست اطلاع بخشیں تاکہ میں جناب کو اس کی تفسیر معتبر مفسرین کے حوالہ سے مفصل لکھ سکوں والامر سہل

میں پھر جناب کو عرض کرتا ہوں کہ جناب کثرت دعا اور کثرت استغفار کے بعد بہت تدبر اور غور سے کام لیں فاوصیک بتقوی اللہ فقد فاز المتقون۔ وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

تاریخ باب ۱۸

اور یہوسفط نے شاہ اسرائیل سے کہا آج کے دن خداوند کا حکم دریافت کیجئے تب شاہ اسرائیل نے چار سو نبیوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کیا ہم راامات جلعاد کو جنگ کے لئے جائیں یا میں باز رہوں وے بولے چڑھ جا اور خدا اسے بادشاہ کے قبضہ میں کر دیگا - پھر یہوسفط بولا ان کے سوا خداوند کا اور بھی کوئی نبی ہے کہ ہم اس سے پوچھیں شاہ اسرائیل نے کہا کہ ایک شخص میکایاہ بن املہ ہے اس سے ہم خداوند کی مشورت پوچھ سکتے ہیں لیکن میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں کیونکہ وہ میرے لئے نیکی کی نہیں بلکہ ہمیشہ بدی کی پیش خبری کرتا ہے تب یہوسفط بولا بادشاہ ایسا نفرماوے - سو شاہ اسرائیل نے

ایک عہدہ دار کو بلا کے حکم کیا کہ املہ کے بیٹے میکایاہ کو جلد حاضر کر اور شاہ اسرائیل اور شاہ یہوداہ یہوسفط سمرون کے پھاٹک کے سامنے اُسمیں در آنے کی راہ پر ایک کھلیان مین جا کے اپنے اپنے تخت پر شاہانہ لباس پہنے ہوے بیٹھے تھے اور سارے انبیاء اُن کے حضور نبوت کر رہے تھے اور کنعنہ کے بیٹے صدقیاہ نے اپنے لئے لوہے کے سینگ بنائے اور بولا خداوند یون فرماتا ہے کہ تو ان سے ارامیون کو ایسا ٹھیلیگا کہ اُنھین نابود کر ڈالے گا۔ اور سب نبیون نے یون ہی نبوت کی اور کہا کہ راماتھ جلعاد پر چڑھ جا اور کامیاب ہو کہ خداوند اُسے شاہ کے قبضہ مین کر دے گا۔ اور وہ قاصد جو میکایاہ کے بلانے کو گیا تھا اُس سے کہا دیکھ سب انبیاء ایک زبان ہو کے بادشاہ کو خوشخبری دیتے ہین سو کرم کر کے اپنا کلام اُنھین مین ایک کے مانند کہہ اور تو بھی خوشخبری دے۔ میکایاہ بولا خداوند حی کی قسم جو کچھ میرا خدا مجھے فرماوے گا مین وہی کہون گا۔ سو وہ بادشاہ پاس آیا تب بادشاہ نے اُسے فرمایا میکایاہ ہم لڑنے کو رامات جلعاد پر چڑھین یا مین باز رہون اُس نے جواب مین کہا کہ چڑھ جاؤ اور کامیاب ہو اور وے تمھارے ہاتھ مین گرفتار ہون گے۔ پھر شاہ نے اُسے کہا مین تجھے کتنی بار قسم دے کے جتاؤن کہ تو مجھ سے کچھ نہ کہے مگر خداوند کے نام سے وہی جو سچ ہے۔ تب وہ بولا مین نے سارے بنی اسرائیل کو اُن بھیڑون کی مانند جو بے چوپان ہون پہاڑون پر بھٹکتے ہوے دیکھا اور خداوند فرمایا کہ کوئی اُن کا آقا نہین سو اُن مین سے ہر ایک اپنے اپنے گھر سلامت چلا جاوے۔ تب شاہ اسرائیل نے یہوسفط سے کہا کیا مین نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ وہ میرے حق مین نیکی کی نہین بلکہ بدی کی پیش خبری کرے گا۔

اُس نے دوبارہ کہا کہ تم خداوند کے سخن کو سنو مین نے خداوند کو اُسکی کرسی پر بیٹھے دیکھا اور آسمانی سارا لشکر اُس کے دہنے بائین ہاتھ کھڑا تھا تب خداوند نے فرمایا کہ شاہ اسرائیل اخی اب کو کون ترغیب دے گا تا کہ وہ چڑھ جاوے اور رامات جلعاد کے سامنے کھیت آوے تب ایک یون بولا اور دوسرا وون بولا اُس وقت ایک روح نکل کے خداوند کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور بولی کہ مین اُسے ترغیب دون گی پھر خداوند نے فرمایا کس طرح سے۔ وہ بولی مین جاؤنگی اور جھوٹھی روح بنکے اُس کے سارے نبیون کے مُنہ مین پڑونگی خداوند بولا تو اُسے ترغیب دیگی اور غالب بھی ہوگی۔ روانہ ہو اور ایسا کر۔ سو دیکھ خداوند نے تیرے ان سب نبیون کے مُنہ مین جھوٹھی روح ڈالی ہے اور خداوند ہی نے تیری بابت بری خبر دی ہے تب کنعنہ کا بیٹا صدقیاہ نزدیک آیا اور میکایاہ کے گال پر ایک تھپیڑ مار کے بولا کہ خداوند کی روح کون سی راہ ہو کے مجھ پاس سے نکلی اور تجھ سے بولی میکایاہ بولا تو اُس دن جب کہ تو اندر کی کوٹھڑی مین گھُسے گا کہ چھپ رہے دیکھے گا۔ اور شاہ اسرائیل نے کہا میکایاہ کو پکڑ لو اور اُسے شہر کے ناظم امون پاس اور یواس شہزادہ پاس لے جاؤ۔ اور کہو کہ بادشاہ یون فرماتا ہے کہ اس کو قید خانہ مین رکھو اور اُسے تنگ حالی کی روٹی اور تنگ حالی کا پانی دیا کرو جب تک کہ مین سلامت پھر نہ آؤن۔ میکایاہ بولا اگر تو کسی طرح سلامت پھر آوے تو خداوند نے میری معرفت سے کچھ نہین کہا پھر وہ بولا اے لوگو تم سب کے سب سُن رکھو۔ بعد اُس کے شاہ اسرائیل نے یہوسفط رامات جلعاد پر چڑھے۔ اور شاہ اسرائیل نے یہوسفط سے کہا مین اپنا بھیس بدل کے لڑائی مین چلون گا پر تو اپنا لباس پہنے رہ سو شاہ اسرائیل نے روپ بدلا اور وے لڑائی مین گئے۔ اور شاہ ارام نے رتھون کے سردارون کو جو اُس کے ساتھ تھے فرمایا تھا کہ شاہ اسرائیل کے سوا کسی چھوٹے بڑے سے جنگ نہ کیجیو۔ اور ایسا ہوا کہ رتھون کے سردارون نے یہوسفط کو دیکھ کے یون کہا کہ شاہ اسرائیل تو یہی ہے سو انھون نے لڑنے کے لئے اُسے گھیرا تب یہوسفط نے دعا مانگی اور خداوند نے اُسکی مدد کی اور خدا نے اُنھین اُس سے پھرا دیا۔ اور ایسا ہوا کہ جب رتھون کے سردارون نے دیکھا کہ وہ شاہ اسرائیل نہین ہے تو وے اُس کا پیچھا کرنے سے باز آئے اور پھر گئے۔ اور ایک شخص نے بغیر شست باندھے تیر لگایا سو وہ اتفاقاً شاہ اسرائیل کے جوشن کے بندون کے درمیان لگا تب اُس نے اپنے رتھبان کو کہا کہ باگ پھیر اور مجھے لشکر سے نکال لے چل کہ مین زخمی ہوا۔ اور اُس دن جنگ شدید ہوئی اور شاہ اسرائیل ارامیون کے مقابل رتھ پر ٹھیرا رہا اور سورج ڈوبتے ڈوبتے مر گیا۔

پھر اس شخص کو اتنا خیال نہین آیا۔ کہ خود ایک سکھ کا ملازم ہے اور انہ مِثْلُ سلیمٰن کا مصداق بنتا ہے تو ایک مُلہم کو عیسیٰ بن مریم ماننے مین کیون مشکلات پیش ہے جناب اخیر پر غور فرماوین کہ کہان بنیان بعل کا ذکر ہے اور سلیمان نے کیسا

دھوکا دیا اور

ٹھوکر کھائی

ہے

اور سفر حدیبیہ ہو لگ سکتا ہے۔
مولوی صاحب! آج کل تو فتن دجال کے باعث بائبل ہر ضلع میں مل سکتی تھی آپ نے تاریخ کی دوسری کتاب کا اٹھارواں باب دیکھ لیا ہوتا تو جناب کو کمثل الصبح معلوم ہو جاتا۔ کہ یہ سلیمان کا اعتراض مثل سلیمان ہے یا نہیں۔
کیا خوب ہے جو شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فوز الکبیر میں یہود کے حالات لکھتے ہوئے ان علماء پر متوجہ ہو کر فرماتے ہیں اگر خواہی کہ نمونہ آں علماء را ببینی کا نہم ہم اور مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تو انکو اور ان کے طلبہ کو نصوص وین لعب سے ملعب فرماتے ہیں۔

جناب نے گو امام الوقت مسیح الزمان لکھ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھا مگر مرزا صاحب کے الفاظ مرسل یزدانی اور ان کے مریدوں کے واقعی نہ بطور استعارہ ومجاز بل حقیقت کے طور پر مرسل یزدانی کو جناب نے خود ہی استعارہ ومجاز کے نیچے لانا پسند فرما کر کہا ہے کہ کیوں ایسے دھوکے کے الفاظ استعمال میں لائیں جاویں۔
جناب من رضیل بلہ کتنا تو اس کتاب کی بھی صفت ہے جو اختلاف مٹانے کو نازل ہوئی۔ اور جس کا نام نور۔ ہدایت۔ رحمت۔ مفضل۔ شفا ہے۔ پس اگر نافہم ابتلا میں پڑے تو کیا حرج ہے۔ کیا حتی یمیز الخبیث من الطیب ضروری نہیں۔ عبودیت کا اقرار جو ہمارے سید ومولیٰ خاتم النبیین رسول رب العلمین صلی اللہ علیہ وآلہ الی یوم الدین نے فرمایا وہ واقعی اور سچا اور بجا تھا جیسے ایک مامور من اللہ کا مجدد و مرسل یزدانی ہونا سراسر حق اور حقیقت پر مبنی ہے مرسل یزدانی کا کہنا خود توحید کا اقرار ہے۔
اس طعن کے بعد کہ مرسل یزدانی کہنا دھوکا دہی ہے حالانکہ خود حضرت مرزا صاحب اپنے آپکو مرسل من اللہ یقین کرتے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ آپ کی تصنیف کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں یہ ہے العجب۔
آپ کی رویا میں اول ظالموا انفسہم ہے جو آپ اب اسی لفظ کو قرآن میں ایک جگہ ملاحظہ فرمائیے۔ ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ۔ الآیۃ
رویا اور خواب پورا صاف بھی نہیں کیونکہ اس کا بہت حصہ آپ کے فہم میں نہیں آیا۔ اور اس کی مباین وہ رویا صالحہ بکثرت اور طیبین کی موجود ہیں جن کو بطور نمونہ از خروارے بسبیل ڈاک روانہ کرتا ہوں۔
آپ اپنی رویا کو اس سے مقابلہ دو۔
پھر آپ نے سیاہ رنگ بھیڑیں دیکھیں ہیں جو قادیان کی طرف جاتی ہیں اور وہ عذاب ہی جو قادیان کی طرف چلا جاتا ہے۔
مولانا اول تو بھیڑیں سیاہ گوہ (گندہ) کھانے والی اور پھر وہ قادیان میں نہیں۔ قادیان کی طرف انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھ لیں گے کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔ مگر مولانا قادیان کی طرف تو راستہ میں بہت سارے اعداء بھی موجود ہیں ہم نے مانا کہ وہ عذاب ہی مگر قادیان میں نہیں بلکہ قادیان کی طرف غالباً لاہور اور بٹالہ راستہ میں ہے وہاں کسی پر گرے۔
اگر جناب پسند فرماویں تو میرا منشا ہے کہ آپ اس رویا کو بذریعہ اشتہار شائع فرماویں اس اشاعت کا نتیجہ انشاء اللہ بہت عمدہ ہوگا اور غیب تو وہی عمدہ ہوتا ہے جو لکھ کر عام طور پر سامنے کیا جاوے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ام عندہم الغیب فہم یکتبون۔
آپ کی رویا شائع کی جاوے تو آپ کو پتہ لگے کہ پیشگویوں کا پھیلنا کیسا امر ہے
اب میں پھر آپ کے سخت کھٹکے کے باعث پر توجہ کرتا ہوں۔ جناب کو شاید بائبل نہ ملے اس لئے باب نقل کر کے خدمت میں روانہ کرتا ہوں ذرہ غور کرو کہ وہ بعل کے نبی تھے یا خداوند کے اور وہ روح خدا تعالیٰ کے حضور سے پروانگی لے کر ان انبیاء کے پاس آئے تھے یا بعل سے پھر اس راستباز نبیؑ نے بھی پہلے انبیاء کی ہاں سے ہاں ملائی تھی یا نہیں۔ پھر اگر آپ کی تسلی نہ ہو تو جناب مجھے براہ راست اطلاع بخشیں تاکہ میں جناب کو اس کی تفسیر معتبرین مفسرین کے حوالہ سے مفصل لکھ سکوں۔ والامر سہل
میں پھر جناب کو عرض کرتا ہوں کہ جناب کثرت دعا اور کثرت استغفار کے بعد بہت تدبر اور غور سے کام لیں فاوصیک بتقوی اللہ فقد فاز المتقون۔ وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

تاریخ باب ۱۸

اور یہوسفط نے شاہ اسرائیل سے کہا آج کے دن خداوند کا حکم دریافت کیجئے تب شاہ اسرائیل نے چار سو نبیوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کیا ہم راموت جلعاد کو جنگ کے لئے جائیں یا میں باز رہوں وے بولے چڑھ جا اور خدا اسے بادشاہ کے قبضہ میں کر دیگا۔ پھر یہوسفط بولا ان کے سوا خداوند کا اور بھی کوئی نبی ہے کہ ہم اس سے پوچھیں شاہ اسرائیل نے کہا کہ ایک شخص میکایاہ بن املہ ہے اس سے ہم خداوند کی مشورت پوچھ سکتے ہیں لیکن میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں کیونکہ وہ میرے لئے نیکی کی نہیں بلکہ ہمیشہ بدی کی پیشخبری کرتا ہے تب یہوسفط بولا بادشاہ ایسا نفرماوے۔ سو شاہ اسرائیل نے

شاہ حسین اداریہ

مکتوب بیعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحضور جناب مرشد نا برحق - جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دامت فیوضہم وبرکاتہم وظلہم علی رؤس الطالبین - الی یوم الدین

ای مسیحا تو ظل سبحانی
مخزن فضل وجود رحمانی
ناصر دین حق بامر اللہ
کاشف سر علم حقانی
ذات پاک توہست فیض مآب
باعث رونق مسلمانی

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود - ۹- نومبر ۱۸۹۹ء کو جو میں نے خواب دیکھا ہے وہ ذیل میں گذارش ہے

رویائے صادقہ

ع

ہدی از خلل خالی از اختلال

میں ایک مسجد کے حجرہ کے اندر کہیں باہر سے آکر داخل ہوا ہوں اس حجرہ میں پہلے سے گروہ منکرین بیٹھا ہوا ہے مگر خائف وہراسان - لیکن حضور انور مرشدنا ومولانا کی سواری کی آمد آمد ہو رہی ہے - میں حضور کے راستہ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ خاک قدوم میمنت لزوم حضور کو توتیائے بصر کروں - گروہ منکرین سے ایک ان کا بڑا بولا کہ کیوں کھڑے ہو گئے ہو - غلام بولا کہ حضرت مہدی مسعود ومسیح موعود قادیان دار الامان سے تمہاری خبر لینے کو تشریف لاتے ہیں - خبردار - اور یہ شعر مبالغہ میری زبان سے نکل گیا -

بیت

کجاست صوفی دجال شکل ملحد کیش
بگو بسوز کہ مہدی دین پناہ رسید

میری برابر ایک بزرگ سفید ریش بھی کھڑے ہیں اور حضور کا راستہ دیکھتے ہیں وہ حضرت بزرگ اس شعر کو سنکر اس زور سے ہنسے اور مبارک مبارک کہکر قہقہہ مارا کہ میری آنکھ کھل گئی - آدھی رات سے کچھ زیادہ گذر گئی تھی - پھر غلام کو نہیں آئی - حضور اقدس بلا شک وشبہ

مسیح موعود اور مہدی مسعود

ہیں - ہر کہ شک آرد ..... گردد - یہ اپنا اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب ہے

اب میں ایک گذارش قصیدہ میلا عرض کرتا ہوں برائے خدا - نہ برای عطا - **اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد ومرشدنا احمد والہما واصحابہما اجمعین الی یوم الدین**

مطلع اول

(بیان شکایت فلک)

جہان میں سب کی زبان پر ہے یہ مثل مشہور
جو دور ہوتا ہے آنکھوں سے ہے وہ دل سے دور
غلط ہے جو کہ یہ کہتے ہیں دلکو دل سے ہے راہ
قبول کرتے نہیں اسکو اہل عقل وشعور
رہ محبت والفت جہان سے ہے معدوم
ہیں بخت مدعی فلاکت میں اہل دل مجبور
زمانہ برسر پرخاش ہے خدا کے لئے
تو بیٹھ گوشہ میں گر صلح جو ہے منظور
زبان کو بند کر اب الحذر کا ہے یہ مقام
کہ ہر طرف سے بپا ہو رہا ہے شور وشرور
کہیں گلو میں نہ تیری پڑے کمند ہوس
کرے کہیں نہ تجھے آسمان چکنا چور
مگر تو زود دنیا سے ہے تو ڈالو انڈول
کہ رنگ چہرہ کا تیرے جو ہو گیا کافور
نرکھہ مکدر دل شکر حق تو کر ہر دم
نچھوڑ دامن صبر وسکون کہ ہے یہ ضرور
بہانہ اشک الم چشم تر سے اے مہجور
کہ جائے دم زدنی ہے نہ ... نہ ...
بہوش باش کہ دنیا کے سب بکھیڑے ہیں
سبب اپنا خدا اور ہے غفور وشکور
خدا کو یاد کر اور دل سے حرص دنیا چھوڑ
کہ بہتری ہے اسیمیں اگر تو ہے معذور
نچھوڑ راہ ہدایت جو تجھہ میں ہے توفیق
نچھوڑ ذکر خدائے کریم تا مقدور
بذکر ایزد باری پڑھو میں وہ مطلع
کہ جسکو سنکے خوش ہوجائیں سارے اہل حضور

مطلع ثانی

خدای قادر بیچون وپاک رب غفور
قدیر وباسط وخالق ہو الشکور وصبور
وہ ہے خدائے جہان قادر زمین وزمان
وہی ہے مالک مملوک دو جہان کا ضرور
کوئی نہیں ہے شریک اسکا ہے وہ سب سے بڑا
کہ ذکر کرتا ہے اسکا ہر ایک وحش وطیور
تمام سنگ وشجر اور ہر ایک برگ وثمر
اسی کے وصف کا کرتے ہیں ہر جگہ مذکور
کہاں تلک کروں اس خالق جہاں کی ثنا
کہ ہے زبان مری عاجز قلم ہے بے دستور
کرم سے اپنے دیا ہمکو وہ رسول کریم
کہ جسکا نام معظم ہے عرش پر مسطور
محمد عربی لسبیک زمین وزمان
حبیب قادر بیچون شفیع یوم نشور
ہزار دلسے کریں شکر کیوں نہ خدائے جہان
کہ اس کے بعد ہوا فضل اسکا اور وفور
شروع چودھویں اور تیرھویں کے آخیر
ہوا مسیح ہویدا بفضل رب غفور
ہے قادیان میں وہ مرزا غلام احمد نام
کہ جسکی فیض رسانی سے ہے جہان مشکور
امام مرشد برحق مسیح دریا دل
کریم ومنعم سان ہے غیور ابن غیور
ہے دور تیرگی دنیا میں اس کے مقدم سے
کہ مثل نیر اعظم ہے اب شب دیجور
عجب ہے ذات مقدس میں جلوہ انوار
کہ جسکی تابش رفعت سے آفتاب ہے نور
ہے اس کے صدر پہ مکشوف علم قرآنی
کہ کان علم کا جوہر ہے وہ نگینہ نور
مطیع دین خدا تابع رسول اللہ
مسیح فخر جہان اور امام فخر دہور
ندا فلک سے یہ آتی ہے سن لو اے لوگو
کہ لاؤ اس پہ تم ایمان خدا کا ہے منظور
نمانا جسنے اسکے اپنا پیشوا وامام
گیا وہ دونوں جہان سے مرا بکفر کفور*

*حضرت اقدس کا الہام نص صریح ہے اور نص صریح کا منکر کافر ہوتا ہے منہ

شکوک مولویوں نے دلوں میں ڈالے تھے
مسیح چرخ چہارم پہ ہیں بعیش و سرور
ہی غار سامرہ میں مخفی مہدی دوران
مدینہ میں وہ نکلکر کرینگے اپنا ظہور
نہ ہی فلک پہ مسیح اور نہ مہدی سامرہ میں
یہی ہی [illegible] موعود قائم امر ضرور
مسیح [illegible] ثابت ہی صاف قرآن سی
کچھ اس میں شک نہیں ہرگز نکر تو دلمیں [illegible]
بتا دیا ہمیں حضرت مسیح اقدس نے
[illegible] کلام خدا میں تھا مستور
[illegible] حضرت اقدس کا سن کے [illegible]
[illegible] آیا بحا ضری حضور

مطلع ثالث

[illegible] امام [illegible]
[illegible] مو [illegible]
[illegible] سر [illegible] مثال [illegible]
[illegible] مہدی [illegible]
[illegible] کا [illegible] تفصیل
امام [illegible] اور حدیث میں [illegible]
[illegible]
[illegible] قائم [illegible]
[illegible]
[illegible] عالم ہو خلق اس ہی نفور
[illegible] نکتہ چین [illegible]
[illegible] وہ ہو جاوین سب مقہور
[illegible] ذوالفقار قلم
[illegible] تیرا نام مصطفی نے ضرور
[illegible] بطال اور سب جو تال
تیرا کلام مقدس ہو ہر جگہ مشہور
کرے [illegible] اسکے کسطرح کوئی رد و
دلیل ہیں [illegible] دعوی کی لو ہو منشور
میں [illegible] کرسکوں ہو کہاں یہ قدرت مری
ہیں [illegible] ناچیز ہوں تو عالم نور
مرید ہو [illegible] دل و جان سی آپ کا حضرت
نہیں ہی کچھ بھی مجھے خوف شر دقیق و دور
پھرو ہوں جنگل و کہسار میں بحال خراب
عزیزوں اور قریبوں سی اپنی ہوں مہجور
وطن سی دور ہوں [illegible] یا [illegible]
فلک [illegible] جہاں سی [illegible]
[illegible] کروں [illegible] اپنی [illegible] کا

نہ کچھ معاش ہی اور بیوطن ہوں گھر سی دور
کرو دعا کہ حسن پہونچے اپنے مطلب کو
خراب و خستہ ہی بیجان بخاطر رنجور

امابعد یہ خادم نادم حاشیہ بوس حضور میں ہے لہذا از راہ ادب عرض کرتا ہے کہ اس کمترین نیاز آگین زمرۂ بیعت کنندگان میں داخل فرمائیں۔ آفتاب جاہ و جلال روشن رہے

الراقم

قاضی علی حسن ولد حاجی سید اسد علی قوم سید بخاری ساکن قصبہ جیندوس ضلع علی گڑھ [illegible] حال [illegible] بند [illegible] جہلم ۱۳ نومبر ۱۸۹۹ء

امام ہمام علیہ السلام سے بیعت کرنیوالوں کے نام

(۱) عنایت علی خان
(۲) احمد حسن — ساکنان لدہیانہ
(۳) [illegible] — کاسا آباد ضلع ”
(۴) سید احمد الدین کمپونڈر شہر ممباسہ ملک افریقہ کلینڈنی ہاسپٹل ریلوی
(۵) منشی علی محمد ساکن بازید پور ضلع جالندھر حال وارد ملک ایسٹ افریقہ یوگنڈہ ریلوی سٹیشن [illegible]
(۶) محمد الدین [illegible] ملک افریقہ شہر ممباسہ ڈاک خانہ کلاڈینی مقام ہسپتال —
(۷) [illegible] الدین — [illegible] ضلع لدہیانہ
(۸) انعام الدین — [illegible] کوٹ ضلع گوجرانوالہ
(۹) قاضی میر محمد — کوٹ کیلان — ” گوجرانوالہ
(۱۰) محمد حسین ”
(۱۱) شمس الدین
(۱۲) ولی محمد
(۱۳) عبد الرحمن — کوٹلہ فقیر ضلع جہلم
(۱۴) منشی محمد دین عطار — شاہدرہ — لاہور
(۱۵) مولوی فضل حق — لنگیاں والی ضلع گوجرانوالہ ڈاک خانہ گکھڑ —

گورنمنٹ کے لئے ایک مشکل اور سہل مسئلہ

یہ اس مضمون کی سرخی کا ترجمہ ہے جسکو پایونیر الہ آباد نے اپنے ۲۹ اکتوبر کے پرچہ میں شایع کیا تھا اور جس کو بعد ازاں سول ملٹری گزٹ نے ۲ نومبر کے پرچہ میں نقل کیا۔ پایونیر رقمطراز ہے —

لارڈ کرزن کو ہندوستان کی ویسرائلٹی کا چارج لینے وقت غالباً اس بات کا علم نہ ہوگا کہ ان سے اس امر کی بھی درخواست کی جائیگی کہ وہ کوئی ایک معیار ان حریف مذاہب کی صداقت کو جانچنے کے لئے قائم کریں جو ان کی سلطنت میں وفادارانہ جوش کے ساتھ رائج ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو مسلمانوں کے مجدد ہیں اور جن کے نام سے ہمارے ناظرین واقف ہوں گے اپنے ایک مراسلہ میں جو گورنمنٹ ہند کو انھوں نے پیش کیا ہے اور جس کو ہمنے بھی حال میں طبع کیا ہی یہ درخواست کی ہے کہ گورنمنٹ کوئی معیار ایسا قائم کرے جس سے صریح اور بین طور پر اور بغیر گنجایش شک اور شبہ کے حریف مذہبوں کی صداقت اور فضیلت کا فیصلہ ساری دنیا کے روبرو ہو جائے۔ مرزا غلام احمد کا یہ مدعا ہے کہ یہ آزمایش دو طور سے ہونی چاہئے۔ اولاً ہر مذہب کے علما فضلا اپنی کتاب کے روسے اپنے مذہب کی اعلی تعلیم کا ثبوت دیں جس سے اس مذہب کی اخلاقی حالت اور فضیلت کا موازنہ ہو۔ دوم ہر مذہب کا سرگروہ اپنے مذہب کی صداقت کے ثبوت میں ایک آسمانی نشان دکھلاوے۔

تا یہ بات ثابت ہو کہ کس مذہب میں ہنوز الٰہی طاقت اور ربانی قوت باقی ہے۔ البتہ بڑی ہوشیاری اور انتظام کے ساتھ اس آزمایش کی نگرانی ہونی چاہیئے تا وہ آزمایش انسانی منصوبوں اور دستکاریوں سے محفوظ رہے اور اس وقت گورنمنٹ ایک ایسا فتویٰ جاری کر سکتی ہے جس کے رو سے تمام نیک دل لوگ اس کے پابند ہو سکتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ صلاح اس انیسویں صدی کی اخیر میں کچھ انوکھی سی معلوم ہوتی ہے مگر وہ بھی نیک دلی اور اخلاص کے ساتھ پیش کی گئی ہے تا اس کے ذریعہ وہ تمام شکوک اور اوہام جو دنیا کو منتشر کر رہے ہیں نابود ہو جاویں مرزا صاحب مخلصانہ طور پر ایسا خیال کرتے ہیں کہ اگر کوئی سرکاری قواعد اس بارہ میں نافذ ہو تو وہ صلح اور امن اور مختلف مذاہب کے ایک ہونے پر بالکل مؤید ہوگا جو برٹش گورنمنٹ کے لئے برکات کا موجب ہوگا بشرطیکہ گورنمنٹ بھی ایسی ہی رائے قائم کرنے کی طرف مائل ہو۔ بہرحال وہ اس بات پر راضی ہیں کہ انھیں صلیب پر دیا جاوے اگر وہ ایسی آزمایش میں ناکام نکلیں اور اس سے زیادہ کوئی شخص نہیں کر سکتا ہم شوق کے ساتھ یہ دیکھنے کے لئے منتظر ہیں کہ کلکتہ کے بشپ صاحب ایسی آزمایش کا ذمہ ان شروط کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں۔

پایونیر کی مندرجہ بالا تحریر کے اقتباس کے بعد اس مسئلہ پر کسقدر روشنی ڈالدینا خالی از منفعت نہ ہوگا کہ گورنمنٹ عالیہ کا ایسے مذہبی معاملات میں توجہ کرنا اور ایسی مذہبی مجالس کا قائم کرنا جنمیں ہر ایک الہامی مذہب کے پیشوا اپنے اپنے مذہب کی صداقت کو دلائل بینہ اور آسمانی شواہد سے ثابت کریں کوئی نئی اور انوکھی بات نہیں ہو سکتی بلکہ قدیم الایام سے دستور چلا آیا ہے کہ ہر مہذب اور شائستہ گورنمنٹ نے مختلف مذہبی مذاکروں کے ذریعہ صداقت کے اصولوں کی اشاعت میں مدد دی ہے۔ اکبر اعظم کے زمانہ میں ہفتہ وار ایک مذہبی مجلس ہوا کرتی تھی جس میں ہر مذہب کے سرگروہ جمع ہوا کرتے تھے۔ ایسا ہی کہا جاتا ہے کہ بکرماجیت کے عہد میں بھی مذہبی چرچے ہوا کرتے تھے اور قیصر روم نے جبکہ رومۃ الکبریٰ کی سلطنت زبردست اور مہذب سلطنت سمجھی جاتی تھی ایسی ہی ایک مجلس قائم کی تھی۔ اور ہماری گورنمنٹ عالیہ کے عہد معدلت مہد میں بھی مذہبی آزادی کی وجہ سے مذہبی مباحثات اور مناظرات کی مجلسیں ہوتی رہتی ہیں گو گورنمنٹ اُنمیں کسی قسم کا پارٹ نہیں لیتی مگر تاہم گورنمنٹ کی طرف سے ممانعت بھی نہیں۔

حضرت اقدس **مسیح موعود**ؑ چونکہ گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے فرمان پذیر اور **وفادار** خاندان کی یادگار ہیں اور جنہوں نے اپنے مذہبی اصول کی بنا پر گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری و فرمان پذیری کی تعلیم کو اپنی شرائط بیعت کا ایک جزو قرار دیا ہوا ہے اور عربی فارسی اردو انگریزی کی بیسیوں کتابوں اور رسالجات کے ذریعہ کوتہ اندیش مسلمانوں کے دل سے اس خیال بد کو نکالنے کی کوشش کی ہے کہ کوئی ایسا مہدی اور مسیح موعود دنیا میں نہ آئیگا جو آکر اور آتے ہی جنگ و جدل کریگا۔ بلکہ وہ دنیا میں امن اور صلحکاری کو پھیلائیگا۔ گو ایسے مسائل حقہ کی اشاعت میں اُنکی سخت مخالفت ہوئی اور ہو رہی ہے گو گروہ بدیا عمدًا ان مسائل کی اشاعت میں ہر قسم کی جانفشانی کر رہے ہیں۔ گویا جسقدر لوگ حضرت مرزا صاحب کے ساتھ ہوتے جاوینگے اسیقدر ایسے خیالات کو خیرباد کہکر صلح اور سلامتی کے فرزند ہوکر گورنمنٹ کے لئے موجب برکت ثابت ہونگے۔ کیونکہ امن پھیلیگا۔

امن عامہ کے پھیلانیکی حضرت مرزا صاحب نے بہت سی تدابیر وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کی حضور پیش کی ہیں منجملہ ایک وہ تدبیر تھی جو ایک میموریل کے ذریعہ پیش کی گئی تھی کہ گورنمنٹ مذہبی مناظرات کو حد اعتدال پر لانے کے لئے یا تو دس سال کے لئے ایسے مناظرات بند کر دے یا یہ قانون پاس کرے کہ کوئی فریق اپنے مخالف فریق پر ایسا اعتراض نہ کرے جو خود اس پر ہو سکتا ہے یا اس کی مسلمہ کتب سے خارج ہو غرض یہ ایک ایسی تجویز ہے جس پر اگر دور اندیش گورنمنٹ نے توجہ فرمائی جس کی ہم کو امید ہونی چاہیئے تو آئے دن کے مذہبی جھگڑوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے

اب پھر اسی سلسلہ میں وہ درخواست ہے جسپر پایونیر کے مندرجہ بالا مضمون کا اقتباس ہم نے کیا ہے۔ جلد بازوں کے نزدیک ایسی تجویز پر کچھ ہی خیالات ہوں لیکن اگر غور سے دیکھا جاوے تو اس کی تہ میں بہت سے فوائد موجود ہیں جو عام صلحکاری کے اصول پر مبنی ہیں۔ اگر لارڈ کرزن نے اپنے عہد کی حیثیت سے نہ سہی عام خیال سے بھی توجہ کی جو ضرور کرنی چاہیئے تو ہم سمجھتے ہیں کہ عام امن کو بڑی ترقی ہوگی اور مذہبی ہنگاموں کے بازار سرد ہو جاوینگے۔ کیونکہ جو اس میدان میں نہ آئینگے پھر ان کا کوئی حق نہ ہوگا کہ دوسرے مذہب پر اعتراض کر کے دل آزاری کریں اور جو میدان میں اتریں گے وہ بھی آسمانی شواہد سے اپنے مذہب کی صداقت پر مہر کریں گے۔

اور یوں عام طور پر حق کا اظہار ہو جاوے گا۔ اور لارڈ کرزن کے عہد کی بے نظیر اور عظیم الشان یادگار رہ جاوے گی

ہم آیندہ گنجایش نکال کر انشاء اللہ تعالیٰ اس پر بہت کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس لو

مندرجہ ذیل ادویات تجربہ کثیر کے بعد شائع کی جاتی ہیں اگر حسب ترکیب استعمال سے فائدہ نہ ہو تو بعد وضع محصول ڈاک قیمت واپس لو سچائی کے یہی کافی ہے

(۱) قوت باہ (داخلی و خارجی) ہر دو قسم کے ضعف باہ کا حکمی علاج قیمت خارجہ عہ داخلی ع۔
(۲) بواسیر خونی بادی کے لئے اکسیر ع
(۳) دافع جریان ہر قسم .... للعہ
(۴) آتشک .... عہ
(۵) سوزاک کہنہ و جدید .... ع
(۶) خضاب سالانہ جو تیل کی طرح لگایا جاتا ہے عہ
(۷) مصفی خون .... عہ
(۸) آنکھوں کا سرمہ فی تولہ عہ

مندرجہ بالا ادویات کی قیمت صرف ایک مریض کے لئے ہے اگر اس قدر دوائی سے کوئی نقص باقی رہے زاید دوا مفت دیجاویگی

حکیم محمد امین۔ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ممیرے کا سرمہ

مُصدّقہ جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس امر کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرنے لگے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچے سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ [illegible] حقیقت [illegible] جو سال بھر کے [illegible] کافی ہے [illegible] خالص ممیرہ فی ماشہ [illegible] سرمہ فی تولہ [illegible] [illegible] کرانا ضروری ہونا چاہیئے -

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور +

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ اہلووالیہ ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص متعلقہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مضافات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ نہایت ضروری ہے - راقم ڈاکٹر - ڈی - ایم - پی - ایم سہانگلی صاحب بہادر - ایم - بی - ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی

۲- مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مینے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم [illegible] بعمر [illegible] سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پھر ان پھنسیوں سے اس کی آنکھیں سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی مین فرق اس قدر آ گیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن ڈسپنسر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳- مینے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے

راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

۴- مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید [illegible] شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی شہادت مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کی نیشنل بنک مین اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۹ء مین جمع کیا گیا ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا